روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 23 نومبر 2013ء 18 محرم 1435 ہجری 23 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 265

ہر حرف اس کا گہنا

شکرِ خدائے رحماں! جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا واقعہ بہت معروف ہے۔ پہلے پہل وہ سخت نفرت اور تعصب کا اظہار کرتے رہے۔ جو لوگ مسلمان ہو رہے تھے ان پر سخت مظالم توڑے۔ جب دیکھا کہ ان کا جبر اور سختی لوگوں کو اسلام سے پیچھے نہیں ہٹا سکا تو ایک روز آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادہ سے گھر سے نکلے۔ اُدھر رحمۃ للعالمینؐ کا یہ حال تھا کہ عمر کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعائیں کر رہے تھے کہ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام اور عمر بن الخطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہے اسے اسلام کی آغوش میں لے آ۔ (ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

دراصل یہی دونوں سردار مکہ اسلام مخالف قیادت کے بڑے لیڈر تھے۔ آنحضرت ﷺ کی دعائیں رنگ لائیں اور عمرؓ میں رفتہ رفتہ تبدیلی آنے لگی۔

حضرت عمرؓ کا اپنا بیان ہے کہ ''قبول اسلام سے پہلے ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا تو آپؐ بیت اللہ میں سورۃ الحاقہ کی تلاوت کر رہے تھے میں اس کلام کی حسن وخوبی پر متعجب ہوا اور دل میں کہا کہ ''یہ شخص شاعر نہیں ہوسکتا اسی وقت سے اسلام میرے دل میں گھر کر گیا۔'' (مجمع الزوائد جلد 9 ص 62)

دراصل رسول اللہ ﷺ کی دعا سے تقدیر الٰہی حرکت میں آچکی تھی۔ حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا فوری سبب وہ واقعہ ہوا جب وہ تلوار سونتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں نعیم بن عبداللہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے؟ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنہ کا سدّ باب کرنے اور بانی اسلام کے قتل کے ارادے سے نکلا ہوں۔ اس نے کہا پہلے اپنے بہن اور بہنوئی کی تو خبر لو، جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ وہ اسی حالت میں سیدھا اپنی بہن فاطمہؓ کے گھر چلے گئے۔ قریب پہنچے تو قرآن شریف کی آواز سنائی دی۔ گھر میں داخل ہوکر کہنے لگے ''جو کلام تم پڑھ رہے تھے پہلے وہ سناؤ'' جب انہوں نے کچھ پس وپیش کی تو وہ حالت جوش میں بہنوئی سے دست وگریباں ہوگئے۔ بہن چھڑانے کے لئے بیچ میں آئیں تو ان کا بھی لحاظ نہ رہا اور اس طرح اپنی بہن اور بہنوئی کو لہولہان کر بیٹھے۔ اور انہیں کہا ''اس دین سے واپس لوٹ آؤ''۔ حضرت فاطمہؓ بھی آخر حضرت عمرؓ کی بہن تھیں۔ نہایت استقامت سے بولیں ''یہ نہیں ہوسکتا۔ اے عمر! تم جو چاہو کر گزرو جتنا مرضی ظلم ڈھالو اب تو اسلام میرے دل میں گھر کر چکا ہے۔'' حضرت عمرؓ ایک طرف اپنی بہن کی حالت زار دیکھ کر پشیمان تھے تو دوسری طرف ان کا آہنی عزم اور استقلال دیکھ کر حیران! آخر عمرؓ کا دل پسیج گیا۔ کہنے لگے ''اچھا مجھے کچھ قرآن تو سناؤ''۔ اس پر سورۃ طٰہٰ یا سورۃ حدید کی کچھ آیات آپ کو سنائی گئیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید، عظمت وجبروت اور تسبیح وتحمید پر مشتمل تھیں۔ ان آیات نے حضرت عمرؓ کے دل پر بجلی کا سا اثر کیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی بہن کو جسے زدوکوب کر کے خون آلود کر چکے تھے، رات کے پہلے حصّہ میں بھی یہ پڑھتے سنا اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ (العلق:2) اور رات کے آخری حصّہ میں بھی۔ علی الصبح آپ تلوار ہاتھ میں لیے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دار ارقم میں حاضر ہوگئے۔ جب دروازہ پر دستک ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عمر کو آنے دو۔ حضرت حمزہؓ کہنے لگے ''اگر وہ غلط ارادے سے آئے ہیں تو انہی کی تلوار سے ان کا کام تمام کر دیا جائے گا''۔ حضرت عمرؓ اندر آئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''عمر! کس ارادہ سے آئے ہو؟'' عرض کیا ''اسلام قبول کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔'' پھر انہوں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپؐ کی رسالت کی گواہی دی تو آنحضرت ﷺ نے خوشی سے باآواز بلند نعرہ تکبیر بلند کیا۔ (مجمع الزوائد جلد 9 ص 62)

(ماخوذ از سیرت صحابہ رسول۔ مرتبہ حافظ مظفر احمد صاحب)

ہر احمدی ہر خطبہ سنے اور پڑھے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں ہر تقریر جو میں کرتا ہوں ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کے لئے ہیں ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے...... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔''

(خطباتِ شوریٰ جلد 2 صفحہ نمبر 21)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 13 نومبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ

مورخہ 11/اکتوبر 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: احمدیہ سینٹر، میلبورن آسٹریلیا۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کی علت غائی کیا بیان فرمائی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں جس سے خدا تعالیٰ اور عالِم آخرت پر یقین پیدا ہو۔ میں بھیجا گیا ہوں تا کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دور ہو جائے۔

س: ایمان کس طرح مضبوط ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! کہ ایمان مضبوط ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے وجود کے ثابت ہونے سے خدا تعالیٰ پر یقین کامل ہونے سے۔ چاہئے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم دنیاوی وسائل پر زیادہ یقین رکھتے ہیں یا خدا تعالیٰ پر۔

س: دوسروں پر نظر رکھنے کی بجائے ہمیں اپنی کن باتوں میں جائزے لینے چاہئیں؟

ج: فرمایا! دوسرے پر نظر رکھنے کی بجائے ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس حد تک اپنے عہدِ بیعت کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک اعمالِ صالحہ بجالانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنی اخلاقی حالت کو درست کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنے اس عہد کو پورا کر رہا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

س: حضرت مسیح موعود کی دس شرائط بیعت رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے دس شرائطِ بیعت رکھیں کہ اگر تم میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو تو شرائطِ بیعت پر پورا اترو۔ ان کی جگالی کرتے رہو تا کہ تمہارے ایمان بھی قوی ہوں اور تمہاری اخلاقی حالتیں بھی ترقی کی طرف قدم بڑھانے والی ہوں۔

س: جماعت میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود نے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔......اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اُس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی اور (دین حق) کا مدعی سچا مدعی نہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 416)

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک دوست کو بیعت کے حوالہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو یہ استخفاف ہے۔ (بیعت کا مذاق اڑانا ہے، اس کو کم نظر سے دیکھنا ہے، اُس کا احترام نہ کرنا ہے) درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے، جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 257)

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں نئے شاملین کی پاک تبدیلی کا اظہار کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں آنے کے بعد لوگوں میں ایک حقیقی اور پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ پس جو بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر بیعت کرتے ہیں، وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن جاتے ہیں اور یہ نمونہ ہی ہے جو پھر آگے دعوت الیٰ اللہ کے میدان کھولتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے ایک حقیقی احمدی کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''لازم ہے کہ انسان ایسی حالت بنائے رکھے کہ فرشتے بھی اس سے مصافحہ کریں۔ ہماری بیعت سے تو یہ رنگ آنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی ہیبت اور جلال دل پر طاری رہے جس سے گناہ دور ہوں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 397)

''میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے، غفور و رحیم خدا اُس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 194)

س: حضرت مسیح موعود نے بیعت کی حقیقت اور اس پر کاربند رہنے کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں، بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604، 605)

س: حضرت مسیح موعود نے بیعت کا مطلب اور اس سے آگاہی کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی تو اُس کی بیعت بے فائدہ ہے۔ (ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کر لی لیکن غرض نہیں سمجھی تو بے فائدہ بیعت ہے) اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں ہے (اس بیعت کی) مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدقِ دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے۔ (ایک دوسرا شخص ہے، جس نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت تو نہیں کی، ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا ہے لیکن بیعت کی غرض و غایت کو سمجھا ہے) اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے، وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 457)

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود سے تعلق محبت کے بارہ میں کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی شرائطِ بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ آپ سے تعلق محبت اور اخوت تمام دنیوی تعلقوں سے بڑھ کر ہوگا۔

س: رشین نو مبائعین نے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! ایک صاحب نے لکھا کہ اس مبارک جگہ کے بارے میں کتب میں پڑھا اور ٹی وی پر دیکھا تھا لیکن جب ہمارے قدم اس زمین پر پڑے تو وہی ماحول جو مسیح موعود کے وقت تھا، ہم پر بھی طاری ہو گیا۔ یہاں پر سانس لینا بہت آسان تھا اور آدمی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے خیالات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور محسوس کیا اس کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔ میں نے پہلی مرتبہ احمدیہ (بیت الذکر) سے (ندا) کی آواز سنی، کیونکہ وہاں بھی پابندیاں ہیں روس میں، (بیت الذکر) میں (ندا) نہیں دے سکتے۔ ہم قادیان میں ہر طرف گھومے۔ دعا کی توفیق ملی اور وہ ایسی حالت طاری ہوئی جو ناقابلِ بیان ہے۔ ایسے لگا جیسے دماغ چکرا گیا ہو۔ ہم تمام اہم جگہوں پر گئے اور میں اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔

س: حضور انور نے انڈونیشیاء اور سنگاپور سے ملاقات کے لئے آنے والے احباب جماعت کے اخلاص کا کس طرح ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! میں گزشتہ دنوں میں جب سنگاپور گیا ہوں، وہاں انڈونیشیا سے بھی بہت سارے لوگ آئے ہوئے تھے اور بڑا لمبا سفر کر کے آئے تھے غریب لوگ۔ ایسے بھی آئے تھے بعض کہ جن کے پاس کرائے کے پیسے نہیں تھے تو اگر اُن کی تھوڑی سی کوئی زمین یا جگہ تھی، جائیداد، تو وہ بیچ کر انہوں نے کرایہ پورا کیا اور سنگاپور پہنچے ہوئے تھے۔ اور جب بھی انہوں نے کوئی دعا کے لئے (کہا) صرف یہ نہیں تھا دنیاوی ضروریات پوری کریں، بلکہ یہ تھا کہ ہمارے بچے دین پر قائم رہیں اور جس انعام کو ہم نے پالیا ہے، یہ ہم سے ضائع نہ ہو۔ یہ عورتوں کے بھی جذبات تھے اور مردوں کے بھی۔ پھر خلافت سے محبت بے انتہا تھی۔ وہی محبت و اخوت کا اظہار تھا جو محض للہ تھا۔

س: فرانس سے امیر صاحب نے ایک نو مبائع عبدالعزیز کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے ضمن میں کیا لکھا؟

ج: فرمایا! فرانس سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نو مبائع عبدالعزیز صاحب پچھلے تین چار ماہ سے ملازمت کی تلاش میں تھے، جب ملازمت ملی اور جلسہ جرمنی بھی قریب آیا اور چھٹی ملنی مشکل ہوئی تو انہوں نے کہا کہ وہ ہر حال میں جلسہ سالانہ پر جائیں گے۔ اگر نوکری جاتی ہے تو جائے، میں تو خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے ضرور جاؤں گا۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں مالی کے ایک نو مبائع آدم کلوبالی کی کس قربانی کا ذکر فرمایا؟

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

(25) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آسٹریلیا

برسبن کے پہلے احمدی، خطبہ جمعہ، بیت مسرور کا افتتاح، فیملی ملاقاتیں، تقریب آمین اور خطبہ نکاح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

24 اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجے بیت مسرور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کی مختلف جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک اور فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 56 فیملیز کے 230 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

آج برسبن (Brisbane) کی سرزمین پر آباد بعض شہدائے احمدیت کی فیملیز اور اسیران راہ مولیٰ اور ان کی فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا سے بے انتہاء پیار پایا اور حضور انور کی دعائیں حاصل کیں اور ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور سے تحائف بھی حاصل کئے۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے چاکلیٹ حاصل کئے۔ ہر ایک اپنے پیارے آقا کی بے پناہ شفقتوں کا مورد بن کر اپنے گھروں کو لوٹا۔

بعضوں کی تو اپنے پیارے آقا سے ان کی زندگیوں میں پہلی ملاقات تھی۔ یہ ملاقات ان سب کے لئے بے انتہاء برکتوں اور تسکین قلب کا موجب بنی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

بچیوں میں سے عزیزہ طاہرہ ندیم، امۃ الاعلیٰ، امۃ الصبور، ثمارہ ظفر، ماہم مبشر، منابل احمد، قرۃ العین ظفر، بجیلہ حسن، سحرش حسن، شافعہ مرزا

اور بچوں میں سے عزیزم آصف احمد، عبدالسلام، عفان محمود ضیاء، عفنان دانیال رانا، حارث ملک، حسان احمد، مصور احمد مرزا، صبور احمد، سالک شہزاد، ثمر احمد، بلال احمد، حسن محمود ضیاء اور عزیزم عاطف احمد نے اس تقریب آمین میں شمولیت کی سعادت پائی۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

برسبن کے پہلے احمدی

آسٹریلیا کی جماعت برسبن (Brisbane) کی جب بھی تاریخ لکھی جائے گی تو اس تاریخ کا آغاز برسبن کی سرزمین پر آباد ہونے والے سب سے پہلے احمدی مکرم علی بہادر خان صاحب سے ہوگا۔

آپ آج سے قریباً 100 سال قبل بیسویں صدی کے آغاز میں آسٹریلیا آئے تھے اور کوئنز لینڈ سٹیٹ کے شہر برسبن میں رہتے تھے۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے ایک نومسلم بھی احمدیت میں داخل ہوا جس کا نام رشید برڈ رکھا گیا۔

مکرم علی بہادر خان صاحب ایک فدائی احمدی تھے اور دعوت الی اللہ میں سرگرم تھے۔ آپ نے نصف صدی سے زائد عرصہ برسبن میں گزارا اور اس عرصہ میں کسی اور احمدی کا برسبن (کوئنز لینڈ) میں آمد کا ذکر نہیں ملتا۔

آپ نے اس پچاس سال کے عرصہ میں تن تنہا احمدیت کا دیا جلائے رکھا اور مرتے وقت بھی اپنی قبر کی پیشانی پر یہ رقم کروا گئے کہ یہ برسبن کی سرزمین پر بسنے والے کسی احمدی کی قبر ہے کہ شاید کبھی کوئی یہاں آئے اور اسے علم ہو کہ یہاں ایک احمدی دفن ہے۔

آپ کی قبر کا کتبہ ہی تھا جس کی وجہ سے آپ کی یہاں موجودگی کا پتہ چلا۔ آپ کی قبر کی دریافت ایک دفعہ اتفاقی طور پر ہوئی۔

جماعت برسبن کے صدر مکرم عبداللطیف مقبول صاحب ایک روز ماؤنٹ گراویٹ (Mount Grawatt) قبرستان کے مسلم حصہ میں تھے۔ جہاں آپ کو دو قبروں پر (......... Ahmadiyya) لکھا نظر آیا۔ بعد میں دیگر احمدی دوست بھی اس قبرستان پہنچے اور ان دونوں قبروں کو دیکھا۔ یہ دونوں قبریں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور ایک جیسی ہیں اور ان دونوں قبروں پر مندرجہ ذیل الفاظ کندہ ہیں۔

Allah O Akbar

God Greatest of All

A.B. Khan

Ahmadiyya ....

Died 13th May 1955

Aged 83 Years

دوسری قبر علی بہادر خان صاحب کی اہلیہ محترمہ مارگریٹ خان صاحبہ کی ہے۔

مارگریٹ خان صاحبہ کی قبر پر لکھا ہوا ہے۔

Allah O Akbar

God Greatest of All

Margaret Khan

Ahmadiyya ....

Died 12th February 1948

Aged 70 Years

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برسبن کی تعداد چھ صد کے لگ بھگ ہے اور بڑی مضبوط اور فعال جماعت قائم ہے اور جماعت کا اپنا دس ایکڑ رقبہ پر مشتمل وسیع وعریض سنٹر ہے اور ابھی حال ہی میں بڑی خوبصورت (بیت) بھی تعمیر ہوئی ہے۔

25 اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجے بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آسٹریلیا کی دوسری بیت کا افتتاح

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور آج کا دن برسبن کی سرزمین پر ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل اور تاریخ ساز دن تھا۔ جماعت برسبن کی نئی تعمیر ہونے والی پہلی اور آسٹریلیا کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی دوسری بیت الذکر بیت مسرور کا افتتاح ہو رہا تھا اور پھر برسبن، سٹیٹ کوئنز لینڈ سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ تھا جو MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہو رہا تھا۔ اس سے قبل برسبن سے کبھی بھی MTA کی Live نشریات نہیں ہوئیں۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے اور بیت کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاعراف کی آیات 30 اور 32 کی تلاوت اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا۔ ان آیات کا ترجمہ ہے۔

تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو اور دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔

پھر فرمایا کہ:

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت یعنی لباس تقویٰ ساتھ لے جایا کرو اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برسبن کے احمدیوں کو توفیق دی یا آسٹریلیا کے احمدیوں کو توفیق دی کہ یہاں اس شہر میں باقاعدہ بیت کی

تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔ تقریباً پندرہ سال پہلے آپ نے یہ جگہ خریدی تھی۔ اس پر مشن ہاؤس اور ایک ہال بھی بنایا جس میں آپ نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ پھر جب 2006ء میں پہلی دفعہ میں آیا ہوں تو ان عمارتوں کے ہونے کے باوجود وہ رونق مجھے نہیں لگتی تھی جواب با قاعدہ بیت بننے سے نظر آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ جماعت اور خلافت کا ایک ایسا رشتہ قائم کیا ہے جو دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ دراصل اس تعلیم اور اس عہد بیعت کا نتیجہ ہے جس پر کاربند ہونے کی حضرت مسیح موعود نے اپنے جماعت کو تلقین فرمائی تھی۔ اس محبت واخوت واطاعت کے رشتہ کو حضرت مسیح موعود نے اپنی شرائط بیعت میں ذکر فرمایا ہے اور یہی محبت اور اخوت اور اطاعت کا رشتہ پھر آگے آپ کے جاری نظام خلافت کے ساتھ بھی جاری ہے۔ بیوت ہماری ضرورت ہیں اور جیسے جیسے جماعت پھیلتی جائے گی، بیوت بھی انشاءاللہ تعالیٰ بنتی چلی جائیں گی اور بن رہی ہیں۔ لیکن یہاں جو میں نے خلافت کی بات کی، یہ اس لئے کہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے بھی دنیا میں بیوت کی تعمیر ہو رہی ہے۔ عموماً دنیا میں ہر جگہ میں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ بیوت کی تعمیر کریں کیونکہ یہ (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ ہیں اور حقیقت میں یہ بات سچ بھی ثابت ہو رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ 2006ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو کہا تھا کہ نماز سنٹر اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن یہاں با قاعدہ (بیت) کی شکل میں (بیت) بھی تعمیر ہونی چاہئے۔ تو جماعت نے لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بیت) کی تعمیر کر دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ لوگوں کو (بیت) کی تعمیر کے سلسلہ میں جو مختلف روکوں سے گزرنا پڑا، مختلف فیزز (Phases) آئے، اس سے آپ کو خود اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مقامی لوگوں کے ذہنوں میں (بیت) کا تصور کتنا مختلف ہے۔ یہاں سنٹر قائم تھا اور لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ باقی جماعتی Activities بھی ہوتی ہوں گی لیکن جب (بیت) کے لئے منصوبہ منظوری کے لئے دیا گیا تو ہمسایوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جو مجھے رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق آٹھ نو مہینوں کی کوششوں کے بعد کونسل کی طرف سے اجازت مل گئی اور یوں اس سٹیٹ ''کوئنز لینڈ'' میں جماعت احمدیہ کی باقاعدہ پہلی (بیت) کی تعمیر کا آغاز ہوا جو دسمبر 2012ء کے بعد شروع ہوا اور آج آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبصورت (بیت) ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس (بیت) کی تعمیر پر اور پہلی عمارتوں کی درستی وغیرہ پر جو اعداد و شمار میرے پاس آئے ہیں اس کے مطابق ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افراد جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دوست نے ایک لاکھ پچیس ہزار ڈالر دیئے۔ ایک نے ایک لاکھ ڈالر دیئے اور ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں۔ بلکہ شاید اس سے بڑھ کر قربانیاں دیں۔ خواتین نے جیسا کہ جماعت احمدیہ کی خواتین کی روایت ہے، یہاں بھی اپنے زیور (بیت) کے لئے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والے کو بے انتہا دے۔ ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانی، یہ محبت اور اخلاص کی روح، یہ اطاعت کے نمونے ایک احمدی کے اندر کسی وقتی جذبہ کے تحت نہ ہونے چاہئیں بلکہ ہمیشہ جاری رہنے والے نمونے اور جذبے ہونے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شروع میں جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں وہ سورۃ اعراف کی آیات، 30 اور 32 ہیں اور مسجد سے متعلق ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ایک مومن سے بعض توقعات رکھی ہیں بلکہ مومنین کو نصیحت کی ہے کہ بیت سے منسلک ہونے والے اور حقیقی عبادت گزار ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ان پر پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے اور انصاف ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی، جو گھر ہے، اس سے شروع ہو کر بین الاقوامی معاملات تک قائم ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے قائم ہونے سے دنیا کا امن وسکون ہر سطح پر قائم ہو سکتا ہے اور یہی چیز ہے جس کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں دنیا میں فتنہ وفساد پیدا ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ پھر انصاف صرف معاشرتی معاملات میں نہیں اور بندوں کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا حق ادا کرنا بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ عبادت کا حق ادا کرنا جس طرح کہ اس کا حکم ہے عبادت کے ساتھ انصاف ہے اور اس انصاف کا فائدہ خود انسان کو، عبادت کرنے والے کو اپنی ذات کے لئے ہو رہا ہوتا ہے۔ پس ہر حقیقی مومن کو اپنے حق، عبادت کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ حق ادا ہوگا جب آپ سب اپنی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت کریں گے۔ جب قیام نماز کی طرف توجہ ہوگی۔ جب ان نمازوں کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔ جب نمازوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مخلوق کے جو حق ہیں ان میں مثلاً خاوند کو حکم ہے کہ بیویوں کے حق ادا کرو۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھو۔ ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ۔ ان کے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ بیوی کے ماں باپ اور بہن بھائی اور دوسرے رشتوں کا احترام کرو۔ بیویوں کے مال پر اور ان کی کمائی پر نظر نہ رکھو۔ بچوں کے حق ادا کرو۔ ان کی تعلیم تربیت کی طرف توجہ کرو۔ اپنے نمونے دکھاؤ کہ وہ دین کی اہمیت کو سمجھیں اور دین سے جڑے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں لڑکے خاص طور پر جب تیرہ چودہ سال کے ہو جائیں تو عموماً دین کا احترام تب کرتے ہیں جب وہ دیکھیں کہ ان کا باپ بھی دین کا احترام کرنے والا ہے، اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والا ہے، نمازوں کا پابند ہے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا پابند ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح ہر عورت، ہر بیوی کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے انصاف کرنا ہوگا۔ اپنے گھر کے فرائض ادا کریں۔ عورت کی سب سے پہلی ذمہ داری گھر کی ذمہ داری ہے، اس کو سنبھالنا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خاوند کے احترام کے ساتھ اس کے رحمی رشتہ داروں کا بھی احترام کریں۔ بچوں کی تربیت اور نگرانی کریں۔ اس ماحول میں خاص طور پر بچوں کی تربیت کی ماں باپ کو بہت فکر ہونی چاہئے اور توجہ کی ضرورت ہے اور یہ دینی تربیت ماں اور باپ دونوں کا کام ہے۔ بچوں کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تم احمدی (-) ہو اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو احمدی (-) ثابت کرنا ہوگا۔ یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تمہاری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ سب سے پہلے ماں باپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ بچوں کو یہ بتانا ہوگا کہ تم میں اور دوسروں میں ایک فرق ہونا چاہئے۔ بچوں کی جب اس نہج پر تربیت ہوگی تو تبھی بچے دین سے جڑے رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر معاشرے کے عمومی تعلقات ہیں۔ یہاں بھی ہر مرد اور عورت جو اپنے آپ کو مومنین میں شمار کرتا ہے یا کروانا چاہتا ہے ان کا یہ فرض ہے کہ ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کاروباری معاملات ہیں یا کسی بھی قسم کے معاملات ہیں ان میں عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو ایک وجود بنایا ہے۔ پس ایک وجود کا معیار اس وقت قائم ہو سکتا ہے جب دوسرے کی تکلیف کا احساس ہو، اس کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ جب انصاف کے تقاضے پورے ہوں جس طرح جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے، اسی طرح دوسرے کی تکلیف کا احساس ہمیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس (بیت) کے بننے سے یہاں رہنے والے احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ انہوں نے اس (بیت) کو آباد بھی کرنا ہے اور اس (بیت) میں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں زینت ہے اس زینت کو لے کر آنا ہے۔ یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے اور ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے اور علاقے میں حقیقی (دین) کا پیغام بھی پہنچانا ہے۔ یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر یہ حق ادا کرتے رہیں گے تو یقیناً آپ کی (بیت) کی تعمیر کے لئے کی گئی مالی قربانیاں اور وقت کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً مقبول ہوں گی اور اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر کے نظارے آپ دیکھنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ قرآن شریف میں یہ بتایا کہ غیر مومنوں کی نشانی ہے کہ وہ کھانے پینے کی طرف ہی دھیان رکھتے ہیں۔ صرف کھانا اور پینا جانوروں کا کام ہے جس طرح کہ یہ ان کا مقصد ہو۔ جبکہ مومن کا مقصد بہت بالا ہے اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حلال اور طیب چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں لیکن دنیا کا حصول مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ ان سے فائدہ ضرور اٹھائے لیکن یہی مقصد نہ ہو بلکہ خدا کی رضا کا حصول ہو اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے اسراف نہ کیا جائے۔ ضرورت سے زیادہ ان کو سر پر سوار نہ کیا جائے۔ ان کو عبادتوں میں روک نہ بننے دیا جائے۔ اگر یہ دنیاوی اکل و شرب، کھانا پینا عبادتوں میں روک بن جائے اور دنیاوی لذات عبادت پر غالب آجائیں تو ایسے اسراف کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اعتدال کے ساتھ ہر کام ہو تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ دنیا کمانے سے خدا تعالیٰ نے نہیں روکا بلکہ اس بات پر توجہ دلائی ہے کہ مومنین کو اپنے کام کرنے چاہئیں اور پوری توجہ سے کرنے چاہئیں اور وہاں بھی انصاف کرنا چاہئے۔ لیکن اگر دنیا کمانا دین کو بھلانے کا باعث بن جائے، نمازوں کی طرف سے توجہ ہٹانے کا باعث بن جائے تو پھر یہ بات انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے اسراف سے بچائے جو خدا تعالیٰ سے دور کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت کی

اکثریت ان ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہے اور جیسا کہ میں نے مالی قربانی میں بتایا تھا، بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی ہے اور مالی قربانی کی روح کو سمجھنے والی ہے۔ صرف اپنی ذات پر ہی خرچ نہیں کرتے۔ لیکن جیسا کہ میں کئی مرتبہ اس فکر کا اظہار کر چکا ہوں کہ (بیوت) کی آبادی کی طرف بھی اسی جذبے سے مستقل توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ (بیت) جو آپ نے بنائی ہے جیسا کہ میں نے کہا بڑی خوبصورت ہے، باہر منارہ بھی ہے، گنبد بھی ہے، جو بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ (بیت) کا جو مسقف حصہ (Covered Area) بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑا ہے اور پہلے ہال کا بھی میں ذکر کر چکا ہوں یہاں پرانے ہال کو بھی رینوویٹ کر کے بڑا خوبصورت بنا دیا ہے اور یہ دونوں ہال ملا کے اب یہاں تقریباً ایک ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت میرا خیال ہے کہ آپ یہاں شاید پانچ چھ سو کی تعداد میں ہوں گے اور اس لحاظ سے بہت گنجائش موجود ہے اور آپ کو یہ (بیت) شاید بڑی لگ رہی ہو۔ آج تو سڈنی سے بھی اور شاید باقی جگہوں سے بھی کچھ لوگ آئے ہوں، اس لئے (بیت) بھری ہوئی ہے۔ لیکن اگر یہاں کی لوکل آبادی ہو تو شاید (بیت) تھوڑی سی خالی بھی نظر آئے۔ بہرحال میری دعا ہے کہ یہ تعداد بڑھے اور مقامی لوگوں سے یہ (بیت) بھر جائے اور تھوڑی پڑ جائے۔ لیکن ہماری حقیقی خوشی اس وقت ہوگی۔ جب پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے نہیں بلکہ مقامی باشندوں سے یہ (بیت) بھرے اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ لیکن یہ خواہش اور یہ کام (دعوت الی اللہ) کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ پس (دعوت الی اللہ) کی کوشش اور اس کے لئے دعا کو بڑھائیں۔ کوشش بھی بڑھنی چاہئے اور دعا کی طرف توجہ بھی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ (بیت) جلد چھوٹی پڑ جائے اور مزید (بیوت) بنتی چلی جائیں۔ یہ (بیت) اس علاقے میں آپ کی انتہا نہیں ہے بلکہ یہ پہلا قدم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کہ (بیت) سے (دین حق) کا تعارف ہوتا ہے اور لوگوں کی (دین حق) کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مقامی لوگوں میں جلد سے جلد اس طرف توجہ پیدا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ہوگی۔ دنیا میں جہاں بھی ہماری (بیوت) بنی ہیں، (دین حق) کا تعارف کئی گنا بڑھا ہے۔ پس اس لحاظ سے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ اس تعارف کی وجہ سے اردگرد کے لوگوں کی نظر آپ کی طرف پہلے سے زیادہ گہری پڑے گی۔ آپ پاکستان سے اس لئے آئے ہیں کہ وہاں آزادی سے (بیوت) میں عبادت نہیں کر سکتے تھے، آزادی سے اپنے آپ کو (-) نہیں کہہ سکتے اور احمدی (-) ہونے کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہاں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے بنیں کہ لوگوں کو (دین حق) کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔ آپ میں سے اکثریت کا یہاں آنا کسی خوبی کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ جیسا کہ میں نے کہا احمدیت کی پاکستان میں مخالفت کی وجہ سے ہے۔ پس اپنی نسلوں کو بھی یہ احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اس وقت ادا ہوگا جب ہم (بیت) کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے اور پھر (دعوت الی اللہ) کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بھی پاکستان میں اسی طرح کوئی نہ کوئی مقدمہ ہر روز بنتا رہتا ہے اور بڑے مضحکہ خیز مقدمے بنتے ہیں۔ ابھی کل پرسوں کی ڈاک میں میں دیکھ رہا تھا۔ ایک گاؤں میں دو آدمیوں کی طرف سے ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی کہ میں نے ایک منارہ دیکھا تھا اور ایک گنبد نظر آیا، میں وہاں قریب گیا تو پتہ لگا یہ (بیت) تو قادیانیوں کی ہے۔ میرے جذبات مجروح ہوگئے اور میں پھر چار دن اس تلاش میں رہا کہ اس (بیت) کو بنانے والا کون شخص ہے۔ پھر پتہ لگا کہ آٹھ آدمی یہاں رہتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ ان کو میں نے سمجھایا کہ منارہ گرادو، گنبد گرادو، لیکن وہ نہیں مانے اور اس سے میرے جذبات مجروح ہوگئے ہیں اس لئے مقدمہ درج کیا جائے۔ تو پاکستان میں یہ حالات ہیں۔ اب تو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ تو ایسے حالات میں وہاں لوگ رہ رہے ہیں اور آپ میں سے بعض ایسے حالات میں رہتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان حالات کو بھول نہ جائیں۔ یاد رکھیں اور اپنی (بیوت) کے حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور کا خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔

خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج (بیت) کے اس افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے سڈنی (Sydney)، میلبورن، کینبرا اور ایڈیلیڈ سے بڑے لمبے سفر طے کر کے احباب جماعت اور فیملیز برسبن پہنچے تھے۔ سڈنی اور کینبرا سے بذریعہ سڑک سفر کر کے آنے والے قریباً بارہ گھنٹے کا سفر طے کر کے برسبن پہنچے تھے۔ اسی طرح میلبورن اور ایڈیلیڈ سے آنے والے احباب تین سے چار گھنٹے کا بذریعہ جہاز سفر کر کے برسبن پہنچے تھے اور پھر نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اتنا ہی سفر کر کے واپس گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 57 فیملیز کے 269 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ کینیڈا سے آنے والے دو افراد نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بیت) میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم عطاء الکریم، دانیال احمد، کامل احمد، کامران احمد عارف، کاشف رحیم، مدیم الحق، صالح احمد، سرمد احمد، سید احمد جاوید، لبیب احمد، حماد احمد، قاسم رحیم، شکیل احمد، ابتسام اسلم۔

عزیزہ عافیہ نبیل، عالیہ صباحت، امینہ کنول، انعم بشیر، عاطفہ جاوید، ماہم کاشف، ماریہ وقاص، شافعہ نور قمر، زوہا علیم خان، ہبۃ الوحید، علیشاہ قمر۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

26 اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجے بیت مسرور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا کی مختلف جماعتوں سے موصول ہونے والی رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

سیر کا پروگرام

آج مقامی جماعت نے برسبن شہر سے باہر ایک مضافاتی علاقہ میں سیر کا پروگرام ترتیب دیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا بارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اس پروگرام کے مطابق سیر کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

قریباً یکصد کلومیٹر کا فاصلہ ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کرنے کے بعد ایک بجکر پینتالیس منٹ پر Duranbab کے علاقہ میں Tropical Fruit World & Research Park میں آمد ہوئی۔ یہاں اس پارک کے مالک نے اپنی انتظامیہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس باغ کے مالک سے گفتگو فرمائی۔ اس مالک نے بتایا کہ وہ گزشتہ چالیس سال سے اس Tropical Food World کا مالک ہے اور اس کی اہلیہ، بیٹی اور دوسرے عزیزوں نے باہم مل کر اس کام کو سنبھالا ہوا ہے اور یہ باغ دو سوا ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں دنیا کے مختلف ممالک کے پانچصد اقسام کے پھل موجود ہیں اور پھر ہر پھل کی آگے مختلف ورائٹیز بھی ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ہم یہ پھل سڈنی اور برسبن مارکیٹ میں بھیجتے ہیں۔

یہاں آسٹریلیا میں آباد قدیم قبائل Aboriginal Community کے تین نمائندے باپ اور دو جوان بیٹے اپنی روایتی لباس میں اپنے روایتی آلات موسیقی Didgeridoo اور Clap Sticks کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ ان تینوں نے مل کر اپنا پروگرام پیش کیا اور Didgeridoo کے ذریعہ میوزک کی مختلف Tunes نکالیں اور دوسرے ساتھی نے ہر Tune پر اپنے روایتی طریق پر مختلف انداز میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ باپ ساتھ ساتھ یہ بتاتا رہا کہ یہ جو مختلف Tunes پر فن کا مظاہرہ ہے اس سے ہم امن کا پیغام دیتے ہیں۔ Didgeridoo میوزک کا آلہ درخت کے تنے یا کسی بڑی موٹی شاخ کو اندر سے کھود کر اور سوراخ کر کے بنایا جاتا ہے۔ اس کی لمبائی ایک میٹر یا اس سے زائد بھی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ

دیر کے لئے یہ مظاہرہ دیکھا۔

بعدازاں 200 ایکڑ کے رقبہ پر پھیلے ہوئے اس باغ کا وزٹ فرمایا۔ اس باغ میں بہت ہی خوبصورت انداز میں مختلف پختہ راستے بنائے گئے ہیں۔ جہاں خاص قسم کی بگھی نما گاڑیاں چلتی ہیں جن کے دونوں اطراف کھلے ہوتے ہیں۔ گائیڈ ساتھ ساتھ مائک کے ذریعہ اس باغ میں لگائے جانے والے پھلدار درختوں اور مختلف اقسام کے پھلوں کے بارہ میں بتاتا جاتا ہے۔

اس باغ کو پھلوں کی دنیا کہا جاتا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں پائے جانے والے پھلوں کو یہاں اگایا گیا ہے اور پھلوں کی یہ تعداد پانچصد کے قریب ہے اور پھلوں کے درختوں کی تعداد ہزار ہا ہے۔

اس باغ کے اندر ایک ندی بھی بنائی گئی ہے جو بل کھاتی ہوئی سارے باغ میں گھومتی ہے۔ اس ندی میں خاص قسم کی کشتیاں چلائی گئی ہیں۔ سیر کرنے والے ان کشتیوں کے ذریعہ بھی سیر کر کے پھلوں کا نظارہ کرتے ہیں۔

پھلوں کے لحاظ سے اس باغ کے مختلف حصے بنا کر ان کے باقاعدہ نام رکھے گئے ہیں۔ چند ایک نام درج ذیل ہیں۔

South Pacific Garden، Medicinal Garden، Home Garden، Tropical Berry Garden، Indian Garden، Aztec Garden، Amazon Garden، Chinese Garden، ساؤتھ ایسٹ ایشین گارڈن، Bush Tucker Garden، Rare Fruits of the World Garden وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے وزٹ کے دوران اس باغ کے مختلف حصے دیکھے۔

اس باغ کے ایک احاطہ میں چند جانور بھی رکھے گئے ہیں جن میں شتر مرغ اور کینگرو شامل ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان جانوروں کے قریب تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے کینگروز (Kangaroos) کو اس کی خوراک کھلائی۔ باری باری مختلف کینگروز حضور انور کے قریب آتے اور حضور انور کے دست مبارک سے ہتھیلی پر رکھی ہوئی اپنی خوراک کھاتے اس طرح آج ان جانوروں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقتوں سے حصہ پایا۔

اسی باغ، پارک کے اندر ایک Tropical Resturant ہے جہاں ایک حصہ مخصوص کر کے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس باغ کی سیر کے بعد ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا گیا اور بعدازاں چار بجکر پچاس منٹ پر یہاں سے واپس جانے کے لئے روانگی ہوئی۔

واپس جاتے ہوئے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق شہر برسبن کے درمیان سے گزرتے ہوئے سفر اختیار کیا گیا۔ بلند و بالا عمارتوں پر مشتمل برسبن ایک بہت خوبصورت شہر ہے۔ اس کے وسط میں ایک دریا گزرتا ہے جس پر ایک لمبا پل بنایا گیا ہے جو رات بھر رنگ برنگی روشنیوں سے مزین رہتا ہے۔ ان چیزوں نے اس شہر کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ اس پل کے اوپر سے گزرتے ہوئے قریب ہی کرکٹ کا وہ سٹیڈیم بھی نظر آتا ہے جہاں دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی کرکٹ کی ٹیمیں میچز کھیلتی ہیں۔

اس طرح برسبن شہر سے ہوتے ہوئے سوا سات بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدیہ سنٹر بیت المسرور میں تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مسرور میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

خطبہ نکاح

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح اور مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ روبینہ کوثر بنت مکرم بشیر احمد صاحب کا ہے جو عزیزم احسن الجزاء طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ کے ساتھ قرار پایا ہے۔ احسن الجزاء مکرم نذیر احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

دونوں لڑکا اور لڑکی کے ولی یہاں نہیں ہیں دونوں کے وکیل یہاں موجود ہیں عزیزم احسن الجزاء چونکہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم ہیں اور انشاء اللہ مربی سلسلہ بننے والے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہاں نکاح پڑھانے کی درخواست کی تھی۔ اس وجہ سے یہ نکاح پڑھا رہا ہوں۔

لڑکا اور لڑکی یہاں موجود نہیں ہیں۔ دونوں کے وکیل یہاں موجود ہیں ان کے ذریعہ سے ہی یہ پیغام ان تک پہنچنا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکی جب واقف زندگی سے شادی کی حامی بھرتی ہے تو اس کو ہمیشہ یہ احساس رہنا چاہئے کہ میں نے دنیا کو اپنے سامنے نہیں رکھنا بلکہ مربی سلسلہ واقف زندگی کے ساتھ میرا نکاح ہو رہا ہے تو میں نے دوسروں سے بڑھ کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد نباہنا ہے۔ تو اس سوچ کے ساتھ ہی شادیاں قائم رہ سکتی ہیں اور کامیاب ہو سکتی ہیں نہ کہ یہ سوچ ہو کہ دنیاوی خواہشات کو اپنے اوپر غالب کر لینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر دونوں وقف کی روح کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں تو خدا تعالیٰ تھوڑے سے پیسوں میں بھی برکت ڈال دیتا ہے اور اگر یہ چیز نہیں ہے تو پھر کروڑوں کی دولت کا بھی پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گئی۔

پھر نکاح کی آیات جو آپ کے سامنے پڑھی گئی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس دنیا کی فکر نہ کرو۔ اگلے جہان کی فکر کرو، اس نصیحت کو سامنے رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل ہوتے ہیں۔ یہ صرف نئے قائم ہونے والے رشتے کے بارہ میں ہدایت نہیں دی گئی بلکہ سب کے لئے یہ نصیحت ہے جو پہلے بیاہے گئے یا آج بیاہے جا رہے ہیں، یا آئندہ بیاہے جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھیں۔ اگر ایسا کریں گے تو پھر اس دنیا کی نعماء کے بھی وارث ہوں گے اور آخرت کی نعماء کے بھی وارث ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود نے بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ جو دنیا کے پیچھے چلتے ہیں انہیں دنیا تو مل جاتی ہے لیکن اس دنیا کے ملنے کی بے چینی ان کے دل میں ہوتی ہے۔ یہی بات تجربہ سے سامنے آتی ہے کہ جتنا دنیا کے پیچھے دوڑتے ہیں اتنی زیادہ بے چینیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا پس اگر تم دین کے پیچھے جاؤ گے تو تمہیں دین بھی ملے گا اور دنیا بھی ملے گی اور اللہ کی رضا بھی مل جائے گی اور یہ اہم بات ہے جو ہم سب کو اپنی زندگیوں میں بھی اور اپنے گھروں میں بھی ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کرے کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو، اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے والا ہو، جس وقف کی روح کے ساتھ عزیزم نے وقف کیا ہے اور جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس وقف کی روح کو ہمیشہ قائم رکھنے والے ہوں اور ان کی اہلیہ بھی ان کی مددگار رہیں اور اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان سے نیک نسل جاری فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور بعدازاں فرمایا اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ اب دعا کر لیں۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

تصاویر بنوانے کا شرف

بعدازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ برسبن، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور مجلس عاملہ انصاراللہ برسبن اور مختلف شعبوں جن میں شعبہ ضیافت، شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ سیکیورٹی، شعبہ خدمت خلق، شعبہ سمعی وبصری اور بعض دیگر شعبوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا جن کی کسی بھی شعبہ میں تصویر نہیں ہوئی وہ بھی سب آ جائیں اور تصویر بنوالیں۔ چنانچہ اس طرح جو احباب رہ گئے تھے ان سب نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اجتماعی کھانا

آج مقامی جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے دوران مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور احباب جماعت کے ایک اجتماعی کھانے کا پروگرام رکھا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور قریباً ساری جماعت نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد ایک مقامی دوست مکرم مشتاق احمد صاحب نے بیت مسرور کے افتتاح کے حوالہ سے اپنی ایک پنجابی نظم پڑھ کر سنائی۔

خواتین کے کھانے کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا خواتین کے حصہ میں تشریف لائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ میں بھی تشریف لائے اور السلام علیکم کہا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

بعدازاں ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یقین گناہ سے بچاتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”انسان کی فطرت میں یہ امر واقع ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصانات سے بچے اور اس کے منافع کو لینا چاہتا ہے دیکھو سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جب کہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے مگر نہیں، یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 608)

بقیہ صفحہ 2 خطبات امام وقت

ج: فرمایا! مالی کے ایک نومبائع آدم کلو بالی صاحب ایک کمپنی میں ملازم ہیں۔ انہوں نے کمپنی کی میٹنگ کی بجائے جماعتی میٹنگ کو ترجیح دی اور نتیجتاً نوکری سے نکالنے کی بجائے ان کو ترقی ملی اور موٹر سائیکل دی گئی کہ اچھا کام کرتے ہیں۔ وہ اسے جماعت کی برکت سمجھتے ہیں۔

س: حضور انور نے آئیوری کوسٹ کے ایک نومبائع عمر سنگھارے صاحب کی قبولیت دعا اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کس طرح بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! آئیوری کوسٹ سے عمر سنگھارے صاحب کہتے ہیں۔ جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے زادِ راہ پاس نہیں تھا۔ کرایہ وغیرہ نہیں تھا۔ میں نے دعا کی۔ جلسہ پر جانے میں دو روز تھے کہ ایک دوست نے رقم دی اس سے سفر کا خرچ پورا ہو گیا۔ بیعت کے بعد وہ تبدیلی پیدا ہوئی جس نے دنیا کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے پر اُن کو مائل کیا۔ کسی انسان کے پاس نہیں گئے بلکہ دعا میں لگے رہے کہ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے اور اللہ تعالیٰ نے دعا اُن کی قبول بھی کی اور اُن کی خواہش کو پورا فرمایا۔

س: حضور انور نے سوئٹزرلینڈ کی ایک لڑکی کی ایمانی کیفیت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو کن الفاظ میں بیان فرمایا؟ نیز احمدی بچیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! سوئٹزرلینڈ کی ایک نوجوان بچی جماعت کی تھی جو پروفیشنل تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ وہ اس فرم میں اکیلی احمدی تھی۔ فرم نے اُسے نماز پڑھنے کی سہولت مہیا کی ہوئی تھی۔ فرم کو غیر معمولی منافع ہونے لگا اور فرم کو نئے گاہک ملنے لگے۔ پھر فرم نے سوئمنگ میں حصہ لینے کے لئے زور دیا بچی نے انکار کر دیا۔ اور کہا جو مرضی کرو، لڑکوں کے ساتھ میں سوئمنگ نہیں کر سکتی۔ بہر حال ان کا رویہ سخت ہوتا گیا اور بچی نے خود ہی تنگ آ کر فرم کو چھوڑ کر اس نے پرائیویٹ کالج میں داخلہ لے لیا اور جب اس نے فرم چھوڑی تو فرم کو نقصان ہونے لگا آخر جب اس نقصان کی وجوہات معلوم کرنے کیلئے میٹنگ بلائی گئی تو فرم کے ایم ڈی نے برملا کہا کہ کسی معصوم کی بددعا لگی ہے۔ اس کے بعد پھر وہ گفتگو کا موضوع بن گئی اور سب کا یہی خیال ہے کہ وہ معصوم تم ہی ہو جس کے ساتھ فرم نے زیادتی کی تھی۔ وہ عورت جو اس کی مینیجر تھی، ڈائریکٹ جس نے بچی کو بہت زیادہ تنگ کیا تھا، اُس کو فرم نے اُس عہدے سے برطرف کر دیا اور یہ بچی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، پرائیویٹ کالج میں پڑھی اور اچھے نمبروں سے پاس ہوئی اور اپنا کورس مکمل کر لیا، اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ سب کچھ جو دنیاوی خواہش تھی اُس کی، وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔

پس ہماری بچیوں کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھیں تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا رہتا ہے۔

س: غانا ہائی کورٹ کے احمدی جج سعید کاکو صاحب کو بار ایسوسی ایشن میں کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

ج: فرمایا! ہمارے ایک جج ہیں اس وقت ہائی کورٹ کے، سعید کاکو صاحب، اپیل کورٹ کا جج بنایا گیا ہے۔ غانا بار ایسوسی ایشن نے آپ کو ایماندار، محنتی اور اِنکرپٹ ایبل جج یعنی ایسا جج جو کرپٹ نہیں کیا جا سکتا، قرار دیا ہے۔ یہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیعت میں آ کر اور اس کی حقیقت کو سمجھنے والوں میں آتا ہے۔

س: صدر مملکت سیرالیون نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر جماعت احمدیہ کی قدر دانی کن الفاظ میں بیان فرمائی؟

ج: صدرِ مملکت سیرالیون نے جماعت احمدیہ سیرالیون کے باونویں جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی ملک و قوم کی ترقی کے لئے خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کئی سالوں سے صرف زبانی دعوے نہیں کر رہی بلکہ اس کی عملی تصویر بھی دکھا رہی ہے، لوگوں کی صحت کی حفاظت کے لئے ہسپتال کھول رکھے ہیں۔ میں بحیثیت صدر مملکت آپ کی ان خدمات پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

س: سیرالیون پیپلز پارٹی کے سابق نیشنل چیئر مین نے جماعت احمدیہ کی عملی خدمات کا اظہار کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: سیرالیون پیپلز پارٹی کے سابق نیشنل چیئر مین الحاج نے باونویں جلسہ سالانہ پر کہا کہ (دین حق) کا مستقبل جماعت احمدیہ ہی کے ذریعہ روشن ہو گا۔ اور اس بات کا ثبوت ہم دیکھ رہے ہیں۔ اگر کوئی آنحضورؐ سے سچی محبت کرتا ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے ہی افراد ہیں۔

س: حضور انور نے سپین سے عائشہ بوترسں کی بیعت اور ان کی نمایاں تبدیلی کا اظہار کس طرح بیان فرمایا؟

ج: سپین سے عائشہ بوترسں صاحبہ نے خط لکھا ہے کہ میں اپنے احمدی خاوند کے ساتھ اپنے سسرال کے ساتھ رہتی ہوں جو سب غیر احمدی ہیں۔ وہ آپس میں بیٹھے ہوئے مجلس میں جب چغلی کرتے ہیں تو مجھے بڑا دُکھ ہوتا ہے اور میں اُن میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔ اسی طرح مردوں سے ہاتھ ملانا چھوڑ دیا ہے اور غیر مردوں کی مجلس میں بیٹھنا بھی ترک کر دیا ہے۔ یہ بات اُنہیں بری لگتی ہے اور مجھ سے ناروا سلوک کرتے ہیں اور حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں مردوں سے مصافحہ کی مناہی ہو۔ ہم دونوں میاں بیوی ان حالات میں صبر سے گزارہ کر رہے ہیں۔

س: حضور انور نے عورتوں کا مردوں سے ہاتھ ملانے کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! کسی احمدی کو کسی بات میں کمپلیکس میں نہیں آنا چاہئے کہ مردوں میں بعض دفعہ ہمیں سلام کرنا پڑ جاتا ہے۔ کوئی ضرورت نہیں سلام کرنے کی۔ جب منع ہے مردوں سے ہاتھ ملانا، اُس کی پابندی ہونی چاہئے۔ اسی طرح مردوں کو بھی کوشش یہی کرنی چاہئے کہ عورتوں سے ہاتھ نہ ملائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے تو پھر ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی جو بظاہر چھوٹا لگے عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

س: حضرت مسیح موعود نے بیعت کرنے والوں کے لئے اپنے درد کا اظہار کن الفاظ میں بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’ہزار ہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے، مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امورِ دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دور اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں، وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو، اُس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابلِ اطمینان نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ نمبر 605)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

❁ مکرم ملک حمید احمد خاں صاحب رضا کار کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم ملک محمد جمیل کھوکھر صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ فریحہ سہیل صاحبہ بنت مکرم مرزا سہیل حمید صاحب آف گوجرانوالہ کے ساتھ مورخہ 27/اکتوبر 2013ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا کرائی۔ دلہا حضرت مولوی محمد جلال الدین صاحب آف پیر کوٹ ثانی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن حضرت ڈاکٹر مرزا محمد افضل بیگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور انہیں جماعت احمدیہ کے خاموں میں سے بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم محمد افضل منصور صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ملک محمد اسلم صاحب سابق کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پھیپھڑوں کے سکڑنے کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں کمزوری بہت ہے۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد اقبال صاحب کارکن وکالت علیا تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم انعام اللہ صاحب ابن مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ ایک ماہ سے بعارضہ گردہ سے شدید علیل ہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ان کا ہفتہ میں دوبار ڈائیلسز ہو رہا ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے ایک مخلص ناصر مکرم شیخ محمد رفیق صاحب ولد مکرم شیخ لال دین صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ مورخہ 24/اکتوبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 50 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اگلے روز بعد نماز جمعہ ان کا جنازہ بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو بیٹے اور ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ مرحومہ کو اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال لجنہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز خدا تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

27 نومبر 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	ہماری تعلیم
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
2:55 am	آسٹریلین سروس
3:25 am	نور مصطفویؐ
3:50 am	ہماری تعلیم
4:10 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:30 am	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ
7:25 am	ہماری تعلیم
7:45 am	نور مصطفویؐ
8:00 am	آسٹریلین سروس
8:30 am	قرآن کوئیز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 26 جون 2010ء
12:55 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال و جواب 15 جون 1996ء
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	دینی و فقہی مسائل
8:30 pm	آخری زمانہ کی علامات
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 26 جون 2010ء

28 نومبر 2013ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	آخری زمانے کی علامات
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:50 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی
7:45 am	دینی و فقہی مسائل
8:15 am	قرآنک آرکیالوجی
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:35 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن کلاس
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء (بنگلہ ترجمہ)
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:00 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:10 pm	عالمی خبریں
11:35 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

29 نومبر 2013ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 26 مارچ 2004ء
7:15 am	جاپانی سروس
7:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 2004ء
1:15 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت قرآن کریم
4:50 pm	غزوات النبیؐ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	درس حدیث
7:30 pm	Shotter Shondhane Live
9:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 نومبر 2013ء
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

ربوہ میں طلوع و غروب 23۔نومبر

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:41
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 نومبر 2013ء

1:15 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
6:00 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ سپین 3 اپریل 2010ء
2:00 pm	سوال و جواب 4 ستمبر 1996ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
8:00 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک۔ مذاکرہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ سپین

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
16 دسمبر سے نئی کلاس کا آغاز۔ داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
0334-6361138 مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

گل احمد اور نشاط کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

FR-10